REGD NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

جلد ۴۸/۱۳ ۸ اخاء ۱۳۳۸ھش ۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت کچھ ضعف اور سردی کا احساس ہے۔

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۷ اکتوبر بوقت دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ عصر کے قریب کچھ بے چینی ہو گئی رات ایک دفعہ اسہال ہوا۔ جس کے باعث نیند بے چین ہو گئی۔ اس وقت کچھ ضعف اور سردی کا احساس ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۱۰ بجے صبح، ربوہ ۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء

جماعتوں کے عہدہ داران کی توجہ کے لئے

جیسا کہ احباب کو الفضل کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ دفتر وقف جدید کی طرف سے ۱۰ اکتوبر کو ایسی جماعتوں کی فہرست شائع ہونے والی ہے۔ جو آٹھ اکتوبر تک وقف جدید کے وعدے سو فیصدی ادا کر دیں گی۔ لہٰذا جملہ عہدہ داران حضرات کو اس امر کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کی جماعت کا نام اس فہرست میں آنے سے نہ رہ جائے بعض بڑی اور مستعد جماعتیں بھی ایسی ہیں جن کی طرف ابھی بھاری رقوم بقایا ہیں۔ انہیں خاص طور پر فکر کرنا چاہیئے کہ وہ اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے یہاں بھی سرِ فہرست موجود ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق بخشے۔ اور ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

وزیر اعظم برما کراچی پہنچ گئے

کراچی ۷ اکتوبر۔ جنرل نی ون وزیر اعظم برما نے کل شام کراچی پہنچ کر صدر جنرل محمد ایوب خان سے بات چیت شروع کر دی۔ جنرل نی ون دو دن تک کراچی میں قیام کریں گے۔ کل شام جب وہ قاہرہ سے کراچی پہنچے تو لفٹیننٹ جنرل اعظم خان وزیر بحالیات نے ان کا استقبال کیا۔ ہوائی اڈے پر دونوں جنرلوں نے گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔ اس موقعہ پر صدر مملکت کی نمائندگی ان کے ملٹری سکرٹری نے کی۔ پنجاب رجمنٹ کے ایک دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کیلئے درخواستِ دعا

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۷ اکتوبر۔ کل دن بھر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو بازو میں درد کی تکلیف رہی۔ رات بھی درد رہا۔ گو نسبتاً کم تھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

پاکستان کے نامور سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے ایک اور مشہور عالم انعام جیت لیا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے "ایڈمز پرائز" کی پیشکش

لنڈن ۶ اکتوبر۔ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ کیمبرج یونیورسٹی نے پاکستان کے ۳۳ سالہ نامور سائنسدان محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صدر شعبہ ریاضیات امپریل کالج آف سائنس لنڈن یونیورسٹی کو ۵۸-۱۹۵۷ء کے لئے مشہور عالم انعام "ایڈمز پرائز" کا مستحق قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے سائنس کے ایک اہم موضوع پر امسال جنوری میں ایک نہایت قیمتی مقالہ پیش کیا تھا۔ آپکی اس گرانقدر علمی خدمت کے اعتراف کے طور پر یہ انعام آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ساتھ کلیئر کالج کیمبرج کے ڈاکٹر پی۔ ٹی میتھیوز بھی اس انعام کے مستحق قرار پائے ہیں۔ "ایڈمز پرائز" اعلیٰ علمی خدمت کے صلہ میں سال بسال دیا جاتا ہے۔ اور ۳۷۸ پونڈ سٹرلنگ پر مشتمل ہوتا ہے۔

یاد رہے قبل ازیں ڈاکٹر سلام کو "یوم پاکستان ۱۹۵۹ء" کے موقعہ پر "ستارۂ پاکستان" کا خطاب مل چکا ہے اور آپ سائنس کے میدان میں قابل فخر علمی کارنامے سرانجام دینے کی بناء پر صدر مملکت کے خصوصی تمغے سے بھی نوازے جا چکے ہیں۔ نیز اعلیٰ پائے کی سائنسی خدمات کی بناء پر "ہاپکنس پرائز" بھی گزشتہ سال آپ نے ہی جیتا تھا۔

(ادارہ الفضل اس کامیابی پر محترم ڈاکٹر صاحب موصوف اور آپ کے والد محترم جناب محمد حسین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ جھنگ

(باقی صفحہ ۸ پر)

مبلغ غانا مکرم خلیل احمد صاحب اختر

۱۰ اکتوبر کو واپس تشریف لا رہے ہیں

مکرم ملک خلیل احمد صاحب اختر شاہد مغربی افریقہ میں ساڑھے چار سال تک فریضہ تبلیغ بجا لانے کے بعد مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ شام کو جناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔

مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۵۹ء

"فتحِ اسلام"

کسی اہلِ دل شاعر کا مشہور شعر ہے ؎

دل نے دنیا نئی بنا ڈالی
اور ہم کو ذرا خبر نہ ہوئی

آئے دن ہم بعض درد مند اہلِ علم حضرات کے مختلف اخبارات میں ایسے مضامین پڑھتے رہتے ہیں۔ جن میں بقول ان کے انہوں نے آج کی کفر و شرک طاقتوں کا اسلام کے مقابلہ میں صحیح اندازہ کیا ہے اور مسلمانوں کو ان طاقتوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب سے متنبہ کر کے مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ بھی ایک متحدہ محاذ کفر و شرک کے منظم حملہ کے خلاف قائم کریں۔ چنانچہ ان لوگوں میں سے جن کو یہ لگن لگی ہے۔ ایک ہمارے غیبی دوست جناب صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری ہیں جو بھارت کے باشندے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے یہی خیالات مختلف مضامین میں جو صدق جدید لکھنؤ اور دعوت دہلی میں شائع ہوئے ہیں۔ ظاہر فرمائے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے اس موضوع پر ایک مبسوط مضمون لکھا ہے۔ جو معاصر نوائے وقت لاہور میں دو اقساط میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں اگرچہ آپ نے بعض باتیں اپنے مفروضہ کے متضاد بھی فرمائی ہیں۔ تاہم اس میں آپ نے اپنا نصب العین وضاحت سے بیان کیا ہے۔

پیشتر اس کے کہ ہم آپ کے نصب العین اور اس کے ذرائع حصول کو پیش کریں ہم ایک بات جو آپ نے خود اپنے نصب العین کے خلاف اس مضمون میں لکھی ہے۔ اس کی طرف اشارہ کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ ہم کو آپ کا نصب العین اپنے الفاظ میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ متحدہ کفر کے مقابلہ میں تمام مسلمان مل کر ایک متحدہ محاذ بنا کر اسلامی تحریک کے نئے دور کا آغاز کریں۔ یعنی کامل کفر کے لشکروں کے سامنے کامل دین کے لشکر کھڑے ہوں۔ اور جیسا کہ آپ کے مضمون سے واضح ہوتا ہے۔ اس غرض کے لئے آپ مسلمانوں کی فرقہ بندی کو یکسر مٹا دینے کے خواہشمند ہیں۔ مگر نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ نے اپنے اس مؤقف کو نظر انداز کر کے صریح الفاظ میں جماعت اسلامی اور احمدیت کا ذکر نہایت مخالفانہ رنگ میں کیا ہے۔ جماعت اسلامی کے متعلق تو ہم یہاں کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ البتہ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جو کچھ آپ نے جماعت احمدیہ کے متعلق کہا ہے۔ وہ محض سنی سنائی باتوں اور جماعت احمدیہ کے مخالف عناصر کے خود ساختہ تصورات پر مبنی ہے۔ جس کو احمدیت سے ذرا بھی تعلق نہیں ہے۔ ہم نے پہلے بھی صوفی صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ وہ احمدیت کا بغور مطالعہ کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو انہیں معلوم ہوگا کہ جو کچھ وہ آج فرما رہے ہیں۔ وہ محض اس کی بے جان اور بھدی سی نقل ہے۔ جو کچھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے کہا تھا۔ اور صرف کہا ہی نہیں تھا بلکہ جب دوسروں نے آپ کی آواز پر لبیک نہ کہا بلکہ مخالفت شروع کر دی۔ تو آپ تن تنہا میدانِ دغا میں کود پڑے اور ایک ایسی فعال جماعت قائم کر گئے کہ جو اپنی بساط سے بڑھ کر وہ جہادِ اکبر کر رہی ہے۔ جس کا ابھی تک دھندلا سا تصور ہی صوفی صاحب کے ذہن میں آیا ہے۔ آپ ابھی اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہی اس سمندر کا نقشہ ذہن میں قائم کر رہے ہیں۔ جس میں احمدی مچھلیوں کی طرح طوفانی موجوں اور گردابوں سے بے خوف ہو کر تیر رہے ہیں

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ ذیل میں ہم صوفی صاحب کے الفاظ میں کفر کے اس خطرناک حملہ کی جو اس نے اسلام پر کیا ہے روئیداد پیش کرتے ہیں صوفی صاحب فرماتے ہیں:۔

"اپنے مقام و نصب العین کے اس تعین کے بعد اب موجودہ کفر و دین کی آویزش کا تجزیہ عرض ہے۔ قادیانیوں کے دجال کے بارہ میں میں کچھ عرض نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ وہ سمٹتے سمٹتے صرف انگلستان کے جزیرے تک محدود ہو گیا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ کوئی اہلِ حق گروہ اسے تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم" کی دعوت دے اور وہ اسے قبول کرنے کے نتائج کو بغور سوچنے پر مجبور ہو جائے"!

ان فقروں سے ہی واضح ہو جاتا ہے کہ صوفی صاحب نے تحریک احمدیت کی الف بے تے بھی واقفیت حاصل نہیں کی اور محض سُنی سنائی باتوں کو لے کر ہی سخن طرازی فرما رہے ہیں۔

یہاں تو مجھے اس دجال اکبر کا حلیہ مختصراً عرض کرنا ہے کہ جو اپنی نشر انتظار فتحِ عالم کے لئے عالمگیر تحریک ساری دنیا میں چلا رہا ہے۔ اس کا اعلان ہے اور ساری دنیا میں تحریراً و تقریراً یہ اعلان ہے کہ مذہب "تاریخ حیواتی کا سب سے بڑا فریب اور سب سے بڑا سلسلہ اوہام ہے کہ جسے بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دینا اس کا فرض ہے۔ اس کا اعلان ہے کہ جب تک مذہب کے بنیادی منصوبے کو ختم کرتے ہوئے وہ اس کی جگہ مکمل انکارِ خدا، انکارِ آخرت اور انکارِ اخلاقیات و روحانیات پورے نوعِ انسان سے نہیں منوا لیتا۔ اس وقت تک وہ دم نہیں لے گا۔ اگر خدا کی بجائے بے شعور مادے۔ اخلاقی طریق عمل کے بجائے حیوانی انداز کی طبقاتی جنگ اور "والآخرۃ خیر و ابقی" کے بجائے جنسی اباحت و عیاشی اور سینما اور تھیٹرز کی فراوانی اس کے دین کا نصب العین ہے۔ تو اس کے لئے ایک جنگی قسم کی عالمی تنظیم سے اس کے عمل کا آغاز ہوتا ہے۔ غرضیکہ فکر و نظر عمل و کردار تک دینِ کامل کی جگہ لادینیت کا ملہ اس کا ٹھیٹ تر وہ جماعتی مقصد ہے۔ "الدین الکامل" کے مقابل "الکفر الکامل" کا سب سے بڑا تاریخی مظہر ہے۔ ٹھیک اسی کفرِ کامل کے مقابل اُمتِ اسلامیہ کو اپنا طریقِ عمل متعین کرنا ہے۔ اگر اُمت کے واقف کار دینی افراد اور جماعتوں کو اپنے اس چودہ سو سالہ اعتقاد پر اب بھی یقین ہے کہ رسولِ کریم کے اس دین کو "دین الکامل" کا نام دینے کے بعد تمام شرائع اور ادیان ختم ہو چکے ہیں۔ اور اب خدا کی نگاہ میں حالت یہ ہے کہ "من یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ" تو پھر اس امت کے ذمہ دار افراد اور جماعتوں کو تسلیم کر لینے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں رہتا کہ اس عالمگیر کفر کا مقابلہ صرف اُمتِ اسلامیہ کا واحد فرض ہے۔ اس کے مقابل سر بکف ہونا اس کے ہر فرد کا مرکزی نصب العین ہے۔ جسے نظر انداز کرنے کے بعد اس کے باقی اعمال کی عند اللہ کوئی قدر نہیں رہتی۔ پہلے تو بنیادی طور پر اس کا مقام و فرض "اخرجت للناس" تھا اور جب کہ کفر نے موجودہ عالمگیر شکل اختیار کی تو محض دفاعی حیثیت سے بھی یہ فرض دوگونہ ہو جاتا ہے۔ (نوائے وقت ۲۷ر ۵۹ء)

ہم جناب صوفی صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اور نہیں تو صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسالہ "فتح اسلام" ہی نہیں سے کر پڑھ ڈالیں۔ یہی رسالہ ہے جو آپ نے سب سے پہلے شائع کیا تھا۔ اور اسی رسالہ میں آپ نے مسلمانوں کی توجہ اس طرف دلائی تھی۔ جس پر صوفی صاحب آج ستر سال کے بعد بڑے ناز فرما رہے ہیں۔ ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیے۔

"اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبو! آپ لوگوں پر واضح ہے کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں اس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے۔ جن کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے اور وہ امور جن کا نام اعمالِ صالحہ ہے۔ ان کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں اور جو حقیقی نیکی ہے اس سے بکلّی بے خبری ہے۔ اس زمانہ کا فلسفہ اور طبیعی بھی روحانی صلاحیت کا سخت مخالف پڑا ہے۔ اُس کے جذبات اُس کے جاننے والوں پر نہایت بد اثر کرنیوالے اور ظلمت کی طرف کھینچنے والے ثابت ہوتے ہیں وہ زہریلے مواد کو حرکت دیتے اور سوئے ہوئے شیطان کو جگا دیتے ہیں ان علوم میں دخل رکھنے والے دینی امور میں اکثر ایسی بدعقیدگی پیدا کر لیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اصولوں اور صوم و صلوٰۃ وغیرہ کے عبادات کے طریقوں کو تحقیر اور استہزاء کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ اُن کے دلوں میں خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی کچھ وقعت و عظمت نہیں۔ بلکہ اکثر ان میں سے الحاد کے رنگ سے رنگین اور دہریت کے رگ و ریشہ سے پُر اور مسلمانوں کی اولاد کہلا کر پھر دشمن دین ہیں۔ جو لوگ کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہنوز وہ اپنے علوم ضروریہ کی تحصیل سے فارغ نہیں ہوتے کہ دین اور دین کی ہمدردی سے پہلے ہی فارغ اور مستعفی ہو چکتے ہیں۔ یہ میں نے صرف ایک شاخ کا ذکر کیا ہے جو حال کے زمانہ میں ضلالت کے پھلوں سے لدی ہوئی ہے۔ مگر اس کے سوا صدہا اور شاخیں بھی ہیں جو اس سے کم نہیں"۔

"......... اب اے مسلمانو سنو اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لئے کس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔ یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے۔ اسی راہ میں ختم کئے گئے۔ یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُر زور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل

(باقی صفحہ ۸ پر)

انڈونیشیا کے ثقافتی اور تعلیمی مرکز میں
جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا دسواں کامیاب سالانہ جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا دوسرا سالانہ اجتماع

شاندار استقبالیہ تقریب۔ وزیر اعلیٰ اور متعدد دوسرے وزراء کے پیغامات

انڈونیشیا کے مختلف علاقوں سے احباب جماعت کی آمد۔ پُرسوز دعائیں

از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا مقیم جوگجا کرتا بوساطت وکالت تبشیر ربوہ

(۳)

حاضرین نے ان تقاریر کا تالیوں کی گونج سے خیر مقدم کیا۔ گو انڈونیشیا میں بھی جماعت کے افراد کی اس رنگ میں تربیت کی گئی ہے۔ کہ وہ ایسے مواقع پر تالیاں نہ بجائیں۔ لیکن اغیار کو تو ہم روک نہیں سکتے تھے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے حاضرین نے ان تقاریر سے نہایت خوشکن اثر لیا۔ حاضرین کی اکثریت کالج کے طلباء پر مشتمل تھی۔ سلطان جوگجا کے نمائندہ Pahn Islam (نائب سلطان) کے نمائندہ، والی شہر کے نمائندہ۔ بعض پروفیسر ایڈووکیٹ اور بعض دوسرے بڑے بڑے آدمی اس جلسہ میں شامل ہوتے۔ اس موقعہ پر بعض نہایت اہم شخصیتوں نے تاروں کے ذریعہ مبارکبادی کے پیغامات بھی بھیجے، جن میں سے چند ایک کا ذکر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ (۱) وزیر اعلیٰ صاحب (۲) وزیر امور دینیات (۳) وزیر نشریات۔ (۴) وزارت امور دینیات محکمہ مذہبیات (۵) وزارت امور دینیات محکمہ نشریات۔ (۶) گورنر وسطی جاوا (۷) انسپکٹر جنرل پولیس انڈونیشیا (۸) وزیر زراعت (۹) میئر آف جاکرتہ (۸) سپیکر آف دی پارلیمنٹ (۱۱) ریذیڈنٹ میگلانگ۔ اسی طرح کئی ایک سوسائٹیوں کے بھی مبارکبادی کے پیغامات پہونچے، غرضکہ ہماری یہ تقریب خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہی

مورخہ ۲۵/۷/۵۹ بروز ہفتہ ۳ اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس میں جماعت کی ترقی کے لئے سابقہ اور کئی نئی تجاویز پر غور کیا گیا اور مختصری بحث کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ تمام نئی اور پرانی تجاویز ایک سب کمیٹی کے سپرد کر دی جائیں، اور سب کمیٹی ان تجاویز میں سے ایسی تجاویز کا انتخاب کرے جن پر مستقبل قریب میں عمل درآمد ہوسکتا ہو اس کے بعد کمیٹی برائے تبدیلی قواعد و ضوابط اساسی و ذیلی نے اپنی رپورٹ پیش کی، اور سابقہ قواعد و ضوابط میں چند ایک مقامات پر تبدیلیوں کی سفارش کی۔ کمیٹی کے صدر جناب مرتولو صاحب (جاکرتا میں ایڈووکیٹ ہیں) نے مختلف امور کی وضاحت کی، اور قواعد و ضوابط کا پس منظر پیش کیا۔ آپ نے مبلغ اور امیر کی اطاعت پر زور دیا، اس کے بعد احباب جماعت کو اپنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا گیا، جماعتوں کے نمائندوں نے بالعموم اصولی طور پر کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ اتفاق کیا۔ ہاں کمیٹی کی تجویز کردہ عبارت میں بعض جگہ لفظی تبدیلی کے لئے تجاویز پیش کیں۔ اس پر اسی وقت ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ جس کے سپرد یہ کام کیا گیا۔ کہ وہ دوسرے اجلاس سے قبل ترامیم پر غور کر کے اپنی رپورٹ پیش کرے اس کے بعد پہلا اجلاس ظہر و عصر کی نماز ولی اور طعام کے لئے برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس سوا تین بجے شروع ہوا۔ اور معمولی بحث اور ترمیم کے بعد سب کمیٹی کی تجاویز منظور کر لی گئیں، گویا اس طرح کمیٹی کی سفارشات مناسب ترامیم کے بعد منظور ہوگئیں۔ اس کے بعد جناب اوسو رحمن صاحب سیکرٹری مال نے سال رواں کے لئے بجٹ چندہ عام، چندہ وصیت، کانفرنس فنڈ و دیگر چندہ جات پیش کیا۔ آپ نے احباب جماعت کو جملہ چندہ جات کو زیادہ سے زیادہ باقاعدگی سے ادا کرنے کی تحریک کی، اور اس امر پر بھی زور دیا کہ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ وصیت کے نظام میں شامل ہوں تاکہ تبلیغ اور دوسری جماعتی سکیموں کو زیادہ سے زیادہ وسیع رنگ میں چلایا جاسکے۔ مکرم جناب راڈن ہدایت صاحب نے بھی اپنے رنگ میں مندرجہ بالا امور پر زور دیا۔ اس کے بعد مکرم جناب مولوی محمد زہدی صاحب مبلغ سلسلہ نے بھی تقریر میں مالی قربانی کی طرف احباب کو خاص طور پر توجہ دلائی۔ یہ امر خوشی موجب ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے انڈونیشیا کی جماعتوں میں مالی قربانی کا جذبہ بتدریج ترقی کر رہا ہے۔ اور جماعت کا ایک کافی حصہ نہ صرف باشرح چندہ ادا کرتا ہے۔ بلکہ دوسری تحریکوں مثلاً تحریک جدید وغیرہ میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ اسی طرح سے سینکڑوں احباب نظام وصیت میں بھی منسلک ہیں۔ پاکستان اور ہندوستان کے بعد سب سے پیش پیش مالی قربانی کرنے والی جماعتوں میں انڈونیشیا کی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ لیکن چونکہ ترقی کا کوئی مقام بھی انتہائی اور آخری نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے ہمیشہ ہی مزید تلقین اور تحریک کی ضرورت ناگزیر ہے۔ آخر میں جناب سیکرٹری صاحب نے بعض امور کی وضاحت کی۔ اور بجٹ اتفاق رائے سے پاس ہوگیا۔ تعلیم و تربیت کمیٹی نے بھی اپنی رپورٹ پیش کی، جو کہ اتفاق رائے سے پاس ہوئی۔

تیسرا اجلاس ۸ بجے شب شروع ہوا۔ اس اجلاس میں آئندہ تین سال کے لئے نئے عہدہ داران مرکزی کا انتخاب عمل میں آیا۔ جماعتوں کی طرف سے پہلے سے نئے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کا خلاصہ خدا کی سچی اور کامل اطاعت ہے

"اسلام بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور شکر کرو۔ اس کے اندر فلاسفی ہے۔ جو زبان سے کہہ دینے سے حاصل نہیں ہوتی۔ اسلام اللہ تعالےٰ کے تمام تصرفات کے نیچے آجانے کا نام ہے۔ اور اس کا خلاصہ خدا کی سچی اور کامل اطاعت ہے۔ مسلمان وہ ہے جو اپنا سارا وجود خدا تعالےٰ کے حضور رکھ دیتا ہے بدوں کسی امید پاداش کے۔ من اسلم وجھہ للّٰہ فھو محسن یعنی مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالےٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے لئے وقف کردے اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کردے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالےٰ ہی کی رضا اور خوشنودی ہو۔ اور تمام نیکیاں اور اعمال حسنہ جو اس سے صادر ہوں، وہ مشقت اور مشکل کی راہ سے نہ ہوں بلکہ ان میں ایک لذت اور حلاوت کی کشش ہو جو ہر قسم کی تکلیف کو راحت سے بدل دیتی ہے۔ حقیقی مسلمان اللہ تعالےٰ سے پیار کرتا ہے یہ سمجھ کر اور جان کر کہ وہ میرا محبوب و مولا پیدا کرنے والا اور محسن ہے۔ اس لئے اس کے آستانہ پر سر رکھ دیتا ہے۔ ایک سچے مسلمان کو اگر کہا جائے کہ ان اعمال کے بدلے میں اسے کچھ نہ ملے گا، اور نہ کوئی بہشت ہے نہ دوزخ۔ نہ آرام نہ لذت۔ تب بھی وہ اپنے اعمال صالحہ اور محبت الٰہی کو ہرگز ہرگز چھوڑ نہیں سکتا۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۹)

عہدیداران کے نام بھجوائے جا چکے تھے۔ ان سب ناموں کو یکجا کیا گیا۔ ان میں سے ۱۳ نام جنہیں دوسروں سے زیادہ ووٹ ملے چن لئے گئے ان تیرہ دوستوں نے مل کر صدر کا انتخاب کیا اور باقی عہدے بھی متعین کئے گئے۔ سب کے اسماء درج ذیل ہیں۔

(۱) صدر۔ مکرم جناب راڈون ہدایت صاحب آف جاکرتا
(۲) نائب صدر مکرم جناب کرتا اتماجا صاحب ״
(۳) جنرل سیکرٹری ״ راڈون عبد الرحمن صاحب ״
(۴) نائب ״ ״ ڈانگ حمید صاحب ״
(۵) سیکرٹری مال ״ سوجمن صاحب ״
(۶) ״ امور خارجہ ״ مرتولو صاحب ایل ایل بی ״
(۷) ״ تحریک جدید ״ محمد ابا ہریانا صاحب ״
(۸) ״ تعلیم و تربیت ״ شکری برہادی صاحب بنڈونگ
(۹) آڈیٹر ״ حسن احیا برمادی صاحب ״
(۱۰) سیکرٹری امور عامہ ״ سوما دی گندا کوسوما صاحب ״
(۱۱) ״ تبلیغ ״ شریف صاحب تاسیک ملایا
(۱۲) ״ نشر و اشاعت ״ عابدین صاحب ״
(۱۳) ״ کانفرنس ״ سوکر مونو مانگک یودو صاحب جوکجاکرتا

یہ انتخاب رات کے بارہ بجے جا کر مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نو منتخب شدہ دوستوں کو اپنی ذمہ داریوں کو بدرجہ احسن بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مورخہ ۲۶/۷/۵۹ بروز اتوار ۸ ۳/۴ سے ۱۲ ۱/۲ بجے تک P.P.B.I. کے وسیع اور خوبصورت ہال میں ہمارا تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ (اسی ہال میں جلسہ استقبالیہ بھی کیا گیا تھا) مکرم جناب شکری برہادی صاحب نے مختصر سی صدارتی تقریر میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد باری باری مقررین کو تقریر کرنے کے لئے کہا گیا۔ سب سے پہلی تقریر خاکسار نے کی۔ "اسلام میں خلافت روحانی" کے موضوع پر ہوئی۔ اس کے بعد مکرم جناب مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ سلسلہ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے موضوع پر تقریر کی۔ ازاں بعد جناب ملک عزیز احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے "مسئلہ ارتقاء روحانی و جسمانی اسلامی نقطہ نگاہ سے" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سب سے آخر مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ نے "اسلام زندہ مذہب" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ تمام تقاریر کے اختتام پر حاضرین نے تالیوں سے خیر مقدم کیا۔ لیکن مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب کی تقریر کے دوران میں بھی بعض دفعہ حاضرین نے تالیوں سے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ تبلیغی جلسہ میں قریباً ساڑھے چار صد دوست باہر سے تشریف لائے۔ اس جلسہ میں بھی زیادہ تر کالجوں کے طلباء ہی شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ استقبالیہ اور تبلیغی جلسہ کے نتیجہ میں تعلیم یافتہ طبقہ میں احمدیت کا خوب چرچا ہو گیا ہے۔ جلسہ کے بعد متعدد خطوط کے ذریعہ سے دوستوں نے تقاریر کے ٹریکٹ مانگے ہیں۔ بعض دوستوں نے خود آ کر ٹریکٹ کی خواہش کی ہے اور بعض دوست گھر میں آ کر احمدیت کے متعلق سوالات دریافت کرتے رہے ہیں۔ یہ سلسلہ خدا کے فضل سے اب تک جاری ہے۔ جلسہ کے بعد بعض دوستوں نے انفرادی ملاقات میں تقاریر کے متعلق خوشنودی کا اظہار کیا۔ مکرم جناب شاہ صاحب کی تقریر کے متعلق اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ کئی دوستوں نے مکرم عبد الواحد صاحب کی تقریر سے لطف حاصل کیا۔ مکرم جناب ملک عزیز احمد صاحب کی تقریر اپنے اچھوتے موضوع اور ان کے سائنٹفک طریق کی وجہ سے کالج کے طلبہ کے لئے دلچسپی کا موجب تھی۔ اسی طرح خلافت کے موضوع پر تقریر پر اچھے رنگ میں ریمارکس کئے گئے۔ ایک پروفیسر اور ایک ایڈووکیٹ دوست نے کہا کہ اگر یہ تقریریں یونیورسٹی کے ہال میں ہوتیں تو مقررین ڈاکٹر کی ڈگری کے مستحق تھے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کے علوم کا ایک معمولی حصہ احباب کی خدمت میں پیش کرنے پر اس قسم کے جذبات اور خیالات کا اظہار کیا گیا۔ پس ہماری خوبی تو سلسلہ کی ہے ہماری کیا حیثیت ہے۔

تین بجے کا اجلاس

کھانے اور نماز ظہر اور عصر کے بعد تین بجے جماعت کا اس روز کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں آئندہ سالانہ کانفرنس کے لئے جگہ کا انتخاب عمل میں لایا گیا کثرت رائے سے باندونگ کو آئندہ کانفرنس اپنے شہر میں منعقد کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ باندونگ میں اس سے قبل ۱۹۵۰ء میں جماعت احمدیہ کی دوسری کانفرنس منعقد ہو چکی ہے۔ اب دس سال بعد پھر کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ کانفرنس کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ خدا کرے آنیوالی کانفرنس سابقہ کانفرنس سے زیادہ شاندار ہو۔ یہاں تک کہ انڈونیشیا کا ایک کثیر حصہ احمدیت کی آغوش میں آ جائے۔ آمین ثم آمین (باقی)

---

(۲) خاکسار کو کچھ مشکلات درپیش ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مشکلات دور فرمائے اور ہر حال میں حامی و ناصر ہو۔ آمین
(چوہدری محمد نواز فیروز والہ)

جلسہ سالانہ ۵۹ء کیلئے ٹنڈر مطلوب ہیں!

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات بموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء دئیے جائیں گے۔ خواہشمند احباب اپنے ٹنڈر مورخہ ۲۱/۱۰/۵۹ تک دے کر ممنون فرمائیں ٹنڈر بنام افسر صاحب جلسہ سالانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوائیں۔

نوٹ:۔ یہ ضروری نہ ہوگا کہ ٹھیکہ کم نرخ والے ٹنڈر کو ہی دیا جائے۔

(۱) ٹھیکہ باورچیاں۔
(۲) ٹھیکہ نانبائیاں۔
(۳) ٹھیکہ صفائی
(۴) ٹھیکہ بجلی
(۵) ٹھیکہ گیس لیمپ
(۶) ٹھیکہ گوشت گائے
(۷) ٹھیکہ گوشت بکرہ
(۸) ٹھیکہ بہشتیاں
(۹) ٹھیکہ آٹا گندھائی و پیڑے کروائی
(۱۰) ٹھیکہ ظروف گلی۔

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

بچے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شامل ہوں

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر (بروز جمعہ۔ ہفتہ اتوار) بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ اس اجتماع کا پروگرام ایسے طور پر مرتب ہو رہا ہے کہ وہ بچوں کی دینی اور علمی تربیت کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ مفید ہو اور ساتھ ہی ان کے لئے دلچسپ اور پُر لطف بھی ہو۔ چنانچہ دینی علمی اور ذہنی مقابلہ جات کے علاوہ مختلف کھیلوں کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔ بچے یہ ایام اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے خیموں میں گذاریں گے۔ کھانے کا انتظام بھی اسی جگہ ہوگا انشاء اللہ۔ پروگرام کی تفصیل عنقریب شائع کر دی جائے گی۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو اس اجتماع میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ قائدین زعماء اور مربی صاحبان کو چاہیئے کہ جلد سے جلد اطلاع دیں کہ ان کے ہاں سے کتنے بچے اجتماع میں شریک ہوں گے۔
(مہتمم اطفال)

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس

انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس ۳۱ اکتوبر کو ہفتہ کے دن آٹھ بجے صبح منعقد ہوگا انشاء اللہ۔

اس لئے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے احباب ۳۰ اکتوبر کو جمعہ کی شام تک ضرور تشریف لے آئیں۔ تا افتتاحی اجلاس میں شریک ہو سکیں۔
(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ایک ضروری اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ اس کا پروگرام مرتب کرنا ہے۔ جو بہنیں تقریر وغیرہ میں حصہ لینا چاہتی ہوں وہ براہ مہربانی اپنی تقریر کے عنوانات سے اور جتنا وقت لینا چاہیں مطلع فرمائیں پروگرام وقت مقررہ پر مرتب ہو سکے۔
(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے والد محترم خان دانشمند خانصاحب پر مورخہ ۱۳-۱۴ جولائی کی درمیانی رات کو کسی نے گولی چلا دی۔ گولی ان کے بازو میں لگی۔ والد صاحب کو میرے چھوٹے بھائی لفٹیننٹ نذیر احمد صاحب نے C.M.H. میں داخل کرا دیا تھا جہاں ان کا زخمی ہاتھ کاٹ دیا گیا جس کی وجہ سے کمزوری کا بے حد بڑھ گئی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے والد صاحب کو معجزانہ طور پر نئی زندگی ملی ہے لیکن کمزوری ابھی باقی ہے۔ آپ کی عمر اس وقت ۸۰ سال ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں لمبی زندگی اور تندرستی عطا فرمائے۔ آمین (بشیر احمد رفیق نائب امام مسجد ۶۳ میلروز روڈ لنڈن)

چندہ سالانہ اجتماع مرکز میں بہت جلد بھجوانا نہایت ضروری ہے! — معتمد مرکزیہ ربوہ

قسط ۲

جدید علم زلزلہ کی روشنی میں

زلزلوں کی اصل وجوہات

از مکرم مجید احمد صاحب مبشر کراچی

"دُنیا کے مختلف حصوں کا مطالعہ کرنے پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پہاڑی مٹی و چٹانوں وغیرہ میں قوت تجاذب (INTENSITY OF GRAVITY) بہت کم ہوتی ہے۔ اس کی نسبت میدانی علاقوں یا سمندر کے ساتھ ساتھ مٹی میں یہ قوت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ سطح زمین کے نیچے کی چٹانوں کا اپنا وزن پہاڑی علاقوں میں (جہاں ان پر بوجھ زیادہ ہے) بہت کم ہوتا ہے۔ مگر ان چٹانوں کو جہاں سطح زمین پر کا بوجھ برداشت کرنا نہیں پڑتا یعنی ان میدانوں علاقوں میں ان کا اپنا وزن فی یونٹ (فی اکائی حجم) بہت زیادہ ہوتا ہے۔ تجربہ سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ دونوں قسم کے اثرات برابر ہیں۔ یعنی جہاں زمین کی اندرونی چٹانوں پر بیرونی سلسلۂ کوہ کی وجہ سے بوجھ زیادہ ہے۔ وہاں ان کا اپنا وزن کم ہونے سے یہ کسر پوری ہو گئی ہے۔ اور جس جگہ اندرونی چٹانوں پر بیرونی کوئی بوجھ نہیں۔ وہاں اُن کا اپنا فی اکائی حجم بہت زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ زمین پہاڑوں کا بوجھ سہارے ہوئے ہے کیونکہ اس طرح زمین کے ہر حصہ پر یکساں وزن رہتا ہے۔"

۲۔ زلزلوں کی دوسری بڑی وجہ حسب ذیل ہے :۔

سطح زمین کے اکثر حصوں پر ایسے عمل ہوتے رہتے ہیں۔ جن کی بناء پر اُن جگہوں کا توازن بگڑتا رہتا ہے۔ زمین کے جو حصے آہستہ آہستہ ٹھنڈے ہو رہے ہیں اُن کے اوپر کی سطح سکڑتی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ زمین کے بعض حصوں پر مزید مٹی و پتھر وغیرہ پڑنے سے اُس خاص مقام پر زمین کا وزن بڑھ جاتا ہے یا اس کے مخالف عمل ہو جاتا ہے۔ مختلف کیمیاوی عملوں کی وجہ سے بھی زمین کے اکثر حصوں میں سطح زمین پر وزن میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح بعض حصے "بابکاری قوت" کے مختلف عملوں سے گرم ہو جاتے ہیں۔ ان سب عملوں سے سطح زمین کی ساخت میں تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے۔ اور اس طرح عموماً بعض جگہوں پر تو شگاف پڑ جاتے ہیں۔ اور بعض مقامات پر زمین اوپر کو اٹھ جاتی یا نیچے کو دب جاتی ہے گویا کہ سطح زمین کے عین نیچے کی چٹانوں پر زمین کا وزن بدلتا رہتا ہے۔ جس جگہ سے چٹانوں پر وزن زیادہ پڑتا ہے وہ چٹانیں دبنے لگتی ہیں۔ بہرحال ان چٹانوں میں اتنی قوت ہوتی ہے کہ وہ ایک خاص حد تک اس دباؤ کو برداشت کریں۔ جب یہ دباؤ ان کی قوت برداشت سے بڑھ جاتا ہے تو ان میں کہیں نہ کہیں دراڑ پڑ جاتی ہے۔ اس طرح اس دراڑ کا ایک سرا دوسرے کے اوپر آ جاتا ہے یہ دراڑیں سطح زمین کے نیچے کئی کئی میل تک چلی گئی ہیں۔ بعض وقت یہ سطح پر بھی دیکھی گئی ہیں۔ بہرحال جب ان چٹانوں پر مزید بوجھ پڑتا ہے تو اس دراڑ پہ وزن زیادہ ہونے سے دباؤ کسی نہ کسی حصہ پر بڑھ جائے گا۔ جس کے نتیجہ میں وہ حصہ بقیہ چٹان سے ایک دھکے کے ساتھ ٹوٹ کر علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی قوت منتشر ہو جاتی ہے جو ایک لہر کی صورت میں دوسری چٹانوں میں سے گذرتی ہوئی سطح زمین پر پہنچتی ہے جسے ہم زلزلہ کی صورت میں محسوس کرتے ہیں اکثر اوقات ایک بڑا زلزلہ آنے کے بعد بھی دیر تک چھوٹے چھوٹے جھٹکے تھوڑے تھوڑے وقفوں سے محسوس ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چٹانوں کے ٹوٹنے اور پھسلنے کے وقت ان کی ساری قوت پہلے ہی جھٹکے میں ضائع نہیں ہو جاتی۔ بلکہ یہ چٹانیں بعد میں بھی وقفے کے ساتھ دیر تک ہلتی رہتی ہیں جس کا اثر سطح زمین پر زیادہ تر صرف قرب و جوار میں ہی محسوس ہوتا ہے۔ جھٹکے اس وقت تک محسوس ہوتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ یہ چٹانیں بالکل ساکن نہ ہو جائیں۔ اس طرح بعض اوقات کسی زلزلہ سے پیشتر یا معاً بعد ایک گڑگڑاہٹ کی سی آواز بھی سنی گئی ہے۔ یہ زلزلی لہروں کے سطح زمین پر پہنچنے کے وقت زمین کی تھرتھراہٹ کی آواز ہے۔ زلزلوں کی بابت ایک حقیقت کا ذکر دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اور وہ یہ کہ مندرجہ بالا طریقہ سے کسی جگہ پر دوبارہ زلزلہ پیدا کرنے کے لئے ان چٹانوں پر دباؤ کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ ایک ہی مقام پر دو زلزلوں کے مابین صدیوں کا وقفہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس علم زلزلہ کی رو سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کے کسی بھی حصہ کے متعلق یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ کسی خاص مقام پر زلزلہ آ ہی نہیں سکتا کیونکہ مندرجہ بالا عمل سطح زمین کے نیچے کی چٹانوں پر ہو رہا ہے کہیں کم اور کہیں زیادہ۔ اور یہ کہنا بے جا از قیاس نہ ہوگا کہ جن جگہوں پر آج تک کبھی بھی زلزلہ نہیں آیا۔ اس جگہ کی نیچے کی چٹانیں دباؤ کے جمع ہو جانے کی بناء پر اب ٹوٹنے یا کھسکنے ہی والی ہوں۔

بعض شکوک کا ازالہ

اگرچہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ زلزلے یا تو مندرجہ بالا طریقہ پر اندرون زمین کی چٹانوں کے ٹوٹنے اور کھسکنے سے یا پھر بعض اوقات بعض مخصوص علاقوں میں مقامی طور پر آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے سے آتے ہیں۔ پھر بھی کئی لوگ اب تک بعض پرانے خیالات پر اڑے ہوئے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ زلزلے بعض بیرونی وجوہات سے بھی آتے ہیں۔ مثلاً کرہ ارض پر دیگر سیاروں کا اثر۔ یا آب و ہوا کی تبدیلی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مختلف چٹانوں پر متذکرہ بالا طریقوں سے دباؤ اس قدر پڑ چکا ہے کہ وہ ٹوٹنے یا کھسکنے ہی والی ہیں۔ تو معمولی تنکا کا بوجھ بھی اُن کے ٹوٹنے کی وجہ بن سکتا ہے۔ اس لئے مندرجہ بالا شکوک کو ضمنی وجوہات تو مانا جا سکتا ہے۔ مگر چٹانوں کے ٹوٹنے یا زلزلہ کا باعث یہ وجوہات نہیں۔ اسی طرح دیگر وجوہات مثلاً مدوجزر کا اثر کرۂ ارض میں آب و ہوا کی تبدیلی۔ درجہ حرارت میں کمی بیشی۔ ہواؤں یا بارشوں کا اثر۔ وغیرہ کا بھی زلزلوں کے لانے میں کوئی ہاتھ نہیں ہو سکتا۔ تحقیق پر یہ سب شکوک غلط ثابت ہوئے ہیں

علم زلزلہ کے فوائد اور زلزلوں کا قبل از وقت اندازہ

علم زلزلہ کی مدد سے ایسا آلہ تو تلاش کر لیا گیا ہے جو زلزلہ کے اثر کو ریکارڈ کر سکے اور اس کی مدد سے یہ بتانا بہت ہی آسان ہو گیا ہے۔ کہ کس وقت اور کس مقام پر زلزلہ آیا حتّٰی کہ وقت ½ سیکنڈ تک ٹھیک بتایا جا سکتا ہے۔ اگر کرۂ ارض کے ایک حصہ پر زلزلہ آئے تو دوسرے حصہ پر اس کا ریکارڈ ضبط ہو جاتا ہے۔ بعض آلوں پر تو یہ ریکارڈ ۲-۱ گھنٹہ کے بعد نکالے جاتے ہیں۔ اس طرح کبھی کبھار زلزلوں کی اطلاع دینے میں کچھ دیر ہو جاتی ہے۔ مگر بعض آلے ایسے بھی ہیں جو ہر وقت نظر کے سامنے رہتے ہیں۔ اِدھر زلزلہ آیا اور اندراج ہوتے ہی اسی وقت ضبط شدہ ریکارڈ سے نتائج اخذ کر لئے گئے۔ کہ فلاں مقام پر فلاں وقت زلزلہ آیا بہرحال جس چیز کی اب تک شدید کمی محسوس ہو رہی ہے اور علم زلزلہ کے سب طالب علم جس کو معلوم کرنے کے لئے بیتاب ہیں اور دن رات کوشاں ہیں وہ کسی ایسے آلہ کی تلاش میں ہیں۔ جو زلزلہ کے آنے سے پیشتر ہی اس کی اطلاع دے سکے۔ بہرحال موجودہ حالات میں بھی علم زلزلہ کی مدد سے اور مشاہدات کی بناء پر کئی ایک مفید مطلب نتائج حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ خاص طور پر عمارتیں بنانے کے قوانین (Building code) بنانے میں اس سے بہت مدد ملتی ہے۔ اور کسی خاص مقام پر عمارت بنانے سے پیشتر یہ ہدایت دی جا سکتی ہے۔ کہ وہاں عمارت کس طرز پر بنائی جائے۔ کہ زلزلہ کے اثر سے زیادہ سے زیادہ محفوظ رہے۔ تاہم زلزلہ کے متعلق قبل از وقت اطلاع مہیا ہونے سے ایک مزید فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور زلزلہ کی تباہی سے بڑی حد تک بچایا جا سکتا ہے۔ اور وہ وقت بھی دور نہیں جب زلزلہ کی کسی قدر قبل از وقت اطلاع کا کوئی مناسب طریقہ دریافت کر لیا جائے گا۔ لیکن یہ حقیقت پھر بھی قائم رہے گی کہ احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ہے۔ مثلاً جگہ کا انتخاب اور بناوٹ وغیرہ۔ مذہبی طور پر زلزلے قہر الٰہی ہوتے ہیں جو لوگوں کے بداعمال کے سبب ان کو ڈرانے کے لئے یا بطور سزا کے آتے ہیں۔ ایسے عذابوں کا باعث مامورین کا انکار نہیں ہوتا۔ مگر وہ مامور کے لئے ایک نشان ضرور قرار پاتے ہیں۔ اور بااوقات اللہ تعالیٰ اس قسم کے عذابوں کی اطلاع قبل از وقت اپنے مامور کو دے کر اس کی صداقت کے لئے مزید شہادت پیدا کر دیتا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں۔ ہندوستان کے شمال مشرق کا تباہ کن زلزلہ اور خدا کے زبردست نشانوں میں سے ایک اور تازہ نشان" از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) اس میں کوئی شک نہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تحریر فرمایا ہے کہ ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں تغیرات پیدا کرنے کے لئے اسباب سے کام لیتا ہے اور یہ تغیرات قوانین قدرت کے مطابق ہوتے ہیں۔ لہٰذا زلزلوں کے اسباب اور قوانین قدرت پر تحقیقاتی کام مفید نتائج پیدا کرنے کا موجب ہے۔ نیز خود قرآن شریف میں سورہ زلزال میں اس بات کا ذکر ہے کہ زلزلے پوشیدہ خزانے ظاہر کرنے کا موجب ہیں گویا زلزلے صرف قہر الٰہی ہی نہیں بلکہ مخصوص حالات میں کئی فوائد کے بھی حامل ہیں۔ بالخصوص ان کے ذریعے سے اور علم زلزلہ کی مدد سے زمین کے اندر پوشیدہ تیل اور دیگر معدنیات کی دریافت کئی ترقی یافتہ ممالک میں جاری ہے

درخواست دعا

خاکسار کے بھائی چوہدری محمد علی صاحب اور ان کی بیوی اور بچے کئی دنوں سے بخار میں مبتلا ہیں۔ نیز خاکسار کی بھتیجی اور اس کی چھوٹی بچی بھی بیمار ہے۔ احباب ان سب کی صحتیابی کے لئے دعا فرماویں

(چوہدری بشیر احمد دارالرحمت وسطی ربوہ)

ربوہ کی نواحی جماعتوں کی تربیت کے لئے رضاکاروں کی ضرورت

ضلع سرگودھا ۔ لائل پور اور ضلع جھنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں کی تعداد خاصی ہے ۔ لیکن تربیت نہ ہونے کی وجہ سے کئی ایک نقائص پیدا ہو رہے ہیں ۔ اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ ربوہ کے دوست سالانہ دو ہفتہ بطور رضاکار وقت وقف کریں اندازہ یہ ہے کہ ہر جماعت میں ایک ہفتہ سالانہ رضاکار مربی قیام کرے اور جماعت کی تعلیم و تربیت کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ نقائص دور ہو جائیں گے ۔ پہلے خیال تھا کہ ایک ماہ سالانہ وقف لیا جائے ۔ لیکن بعد میں رضاکاران کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے پندرہ دن کر دیئے ہیں ۔ فوری طور پر ایک دو دن دوست کافی ہوں گے ۔ ربوہ کے جو دوست اس قسم کے وقف میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے نام بمعہ مقررکردہ وقتِ وقف دفتر اصلاح و ارشاد مقامی میں اطلاع دیں ۔ رہائش کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

محترم قریشی غلام محی الدین صاحب مرحوم

میرے والد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے ۔ قریشی غلام محی الدین صاحب بعمر ۸۰ سال مورخہ ۲۵ ۹/۵۹ بوقت تقریباً ۱۱ بجے سول ہسپتال سکھر میں مولا حقیقی سے جا ملے آپ کو مثانہ میں کینسر کی تکلیف تھی جس کا اپریشن ہوا ۔ خون کی کمی ہوگئی ہر ممکن کوشش کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکے ۔ مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر سنہ ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی ۔ اور اس وقت سے تادم واپسیں سلسلہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے محبت کے جذبات سے معمور رہے ۔ سالہا سال تک آپ انجمن دو شہرہ پرنسز ضلع سیالکوٹ کے سیکرٹری مال رہے اور باوجود پیرانہ سالی کے نہایت شوق اور تندہی سے کام کرتے تھے ۔ آپ کی تمنا رہتی تھی کہ میری اولاد میں بھی دین سے محبت نظر آئے سو الحمد للہ کہ یہ عاجز کئی سال سے جماعت احمدیہ کا سیکرٹری مال ہے اور عاجز کا دوسرا بھائی قریشی عبدالرزاق محترم کی جگہ سیکرٹری مال کے فرائض انجام دے رہا ہے ۔ مرحوم چند ماہ سے سکھر آئے ہوئے تھے ۔ کہ اس موذی مرض میں مبتلا ہو کر ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے ۔ دعا گو اور تہجد گذار بزرگ تھے ۔ جنازہ میں دوست کم تھے احباب سے درخواست ہے ۔ کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر عند اللہ ماجور ہوں ۔ اور دعا فرمائیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

(قریشی عبدالرحمن زعیم انصار اللہ سکھر بنگلہ ۲۲ آدم شاہ کالونی)

خیر خواہی

اعمال کی انسانی زندگی میں بڑی اہمیت ہے ۔ لیکن ذہنی کیفیت اور اندازِ فکر ان سے بھی اہم ہیں اس لئے اسلام نے ہمارے قلوب کو صیقل کر کے ان میں خاص اندازِ فکر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔

الدین النصیحۃ (مسلم)

یعنی دین کا حقیقی مطلب ہی خیر خواہی ہے ۔ سبحان اللہ ! کس بلند اندازِ فکر کی طرف رہنمائی فرمائی ہے ۔ مذہب کا مغز یہ قرار دیا کہ قلب مومن ہر ایک کی خیر خواہی سے پُر ہو ۔ اگر اس کرۂ ارض پر بسنے والوں کے دلوں میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے ۔ تو یہ تباہی کے خوف سے لرزاں دنیا امن و سکون کا گہوارہ بن جائے ۔ انصار اللہ میں ابھی صحابہ کی خاصی تعداد موجود ہے ۔ جن کے قلوب خود مسیح پاک علیہ السلام کے ذریعہ پاک کئے گئے ۔ چاہیئے کہ خیر خواہی مخلوق کا جذبہ ان کا طرۂ امتیاز رہے اور اپنے نیک اثر سے وہ یہی اندازِ فکر جماعت کی چھوٹی پود کو ودیعت کریں ۔

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کے ناخواندگان کی تعلیم

مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے ۔ انصار اللہ مرکزیہ کے نظام کے ماتحت ناخواندگان کی تعلیم کے متعلق توجہ دلائی جا چکی ہے ۔ امید ہے ۔ زعماء صاحبان نے اس کی طرف توجہ دی ہوگی ۔ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے ۔ ہر ماہواری رپورٹ میں یہ ذکر ہونا چاہیئے ۔ کہ زیر رپورٹ عرصہ میں کتنے ناخواندگان کو تعلیم دی گئی ہے ۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

زمیندار احباب کی اطلاع کے لئے

سابق سندھ جن سکھر براج ہیں جس کا حلقہ سکھر سے لیکر حیدرآباد تک ہے ۔ دریائے سندھ کے دونوں کنارے یعنی لاڑکانہ دادو کی طرف اور خیرپور میر نواب شاہ حیدرآباد کی طرف کم و بیش ایک لاکھ ایکڑ گورنمنٹ کی زمین عام خریداری کے لئے کھلی ہے جس کی Offer ۲۴ اکتوبر تک ہو جانی ضروری ہے ۔

اسی اراضی کی تفصیلات متعلقہ بیراج کے مختار کار سے مل سکتی ہیں ۔ اور وہی خریداری کے Offer لیگا

بلا امتیاز مرد و عورت فی کس ۲۴ ایکڑ تک کا Unit خریدا جا سکتا ہے ۔

Left bank یعنی سکھر نواب شاہ کی طرف A کلاس کی قیمت ۲۵۰/- فی ایکڑ ۔ B کلاس کی قیمت ۱۸۰/- فی ایکڑ ۔ C کلاس کی قیمت ۱۲۰/- فی ایکڑ ۔ D کلاس ۱۲۰/- فی ایکڑ ہوگی ۔ Offer دینے کے وقت ⅕ حصہ قیمت کا جمع کرانا ہوگا ۔ بقیہ رقم ۱۰ سال میں سالانہ اقساط میں دینا ہوگی ۔

۲۴ ایکڑ سے زیادہ اراضی کے رقبہ پر اگر Counter offer ہوئی تو پھر عام نیلام سے زمین دی جائے گی ۔

۲۴ ایکڑ تک کی خرید پر کوئی Counter offer نہ ہوگی

ان اراضیات کا پانی سالانہ ہے ۔

مزید تفصیلات بیراج مختار متعلقہ سے مل کر حاصل کی جا سکتی ہیں جس کا ہیڈ کوارٹر حیدرآباد میرپور خاص ۔ سانگھڑ ۔ نواب شاہ اور خیرپور میرس ہے

مناسب ہوگا کہ خریداری کی Offer دینے سے قبل خریدار خود موقع پر آکر زمین پسند کریں ۔ کیونکہ سندھ میں بعض اوقات تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر زمین اپنی حیثیت بدل لیتی ہے ۔

(مرزا اعظم صاحب ٹنڈو آدم)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مردان

میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال
مولوی محمد ظریف صاحب وکیل " امور عامہ ۔ خارجہ
منشی آدم خان صاحب " اصلاح و ارشاد
مولوی عبدالرحمن صاحب ۔ " تعلیم
میاں اعراف الدین صاحب " وصایا ۔ آڈیٹر
شیخ نیاز الدین صاحب " ضیافت
میاں عبدالرشید صاحب ۔ محاسب

ناصرآباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر

چوہدری خادم حسین صاحب سیکرٹری مال ۔

ولا ور چیمہ ضلع گوجرانوالہ

چوہدری فتح محمد صاحب ۔ پریذیڈنٹ
نواب خان صاحب سیکرٹری امور عامہ
محمد حسین صاحب ۔ " اصلاح و ارشاد " تعلیم

لالے موسیٰ ضلع گجرات

میاں خالد مسعود صاحب ۔ پریذیڈنٹ
رانا نصر اللہ خان صاحب سیکرٹری مال

چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

حکیم عبدالعزیز صاحب ۔ پریذیڈنٹ
قاضی نذر محمد صاحب خادم ۔ سیکرٹری مال

کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ

گیانی محمد صدیق صاحب ۔ پریذیڈنٹ
چوہدری محمد صادق صاحب سیکرٹری زراعت
خلیفہ سراج الدین صاحب " اصلاح و ارشاد

محلہ دار الصدر غربی "الف" ربوہ

ملک محمد رفیق صاحب ۔ پریذیڈنٹ
ماسٹر ظہور احمد صاحب ۔ محاسب
قریشی محمد اسماعیل صاحب معتبر " وصایا آڈیٹر
پروفیسر ظفر احمد وینس " اصلاح و ارشاد " تعلیم
ماسٹر عطاء اللہ صاحب " ضیافت
چوہدری محمد شریف صاحب خالد سیکرٹری مال

درخواست ہائے دعا

۱ ۔ میرے والد مولوی فضل دین صاحب ملیانوالہ امیر جماعت بیمار رہتے ہیں ۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

(ملک نذیر احمد کریسنٹ ملز لائلپور)

۲ ۔ میں اور میرے خاندان کے افراد عرصہ سے بیمار ہیں ۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے ۔ (محمد شفیع سیالکوٹ چھاؤنی)

۳ ۔ میرے دو بچے ریاض احمد سعید اور امۃ القدیر تین روز سے سخت بخار میں مبتلا ہیں ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دیوے ۔

(محمد ذکاء اللہ خان بی ۔ اے)

۴ ۔ میری ہمشیرہ اور نوزائیدہ بچہ بیمار ہے احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(ملک مبشر احمد ولد ملک محمد شفیع صاحب ریل بازار ۔ لائل پور)

حاصل شدہ اراضی آٹھ روپے فی انڈکس یونٹ کے حساب سے فروخت کی جائیگی

بعض کنبے گزارہ کے لائق رقبہ سے چوگنی زمین بھی خرید سکیں گے

لاہور ۶ اکتوبر:- چند روز پیشتر مغربی پاکستان لینڈ کمیشن کے اجلاس میں زرعی اصلاحات کے سلسلے میں اہم فیصلے کئے گئے تھے۔ جن کے مطابق یہ طے کیا گیا ہے۔ کہ حاصل شدہ اراضی آٹھ روپے فی انڈکس یونٹ کے حساب سے مزارعین کے ہاتھ فروخت کی جائے نیز رجسٹری اور اسٹامپ وغیرہ پر صرف ہونے والی رقم خود لینڈ کمیشن ادا کرے۔

ایک سرکاری اعلان کے مطابق اجلاس میں مخادموں (موروثی ہاریوں) جاگیروں کی صورت حال، مزارعین کی تعریف اور حاصل شدہ اراضی کی خرید، ان کے استحقاق۔ قابل خرید زمین کے سکیل اور مزارعین کی طرف سے ادا کی جانے والی قیمت کی شرح کے بارے میں اہم فیصلے کئے گئے۔

گورنر مغربی پاکستان نے اجلاس کی صدارت کی ارکان کے علاوہ اجلاس میں کمشنر خیرپور ڈویژن مارشل لاء ایڈمنسٹریشن کے ایک نمائندے اور آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی (جاگیر) بھی شریک ہوئے۔

مخادموں (موروثی ہاریوں) کے معاملے پر مفصل غور و خوض کرنے کے بعد کمیشن نے فیصلہ کیا کہ جن جاگیروں والوں کا نام ۷ فروری ۵۹ء تک یا اس سے پہلے جمعبندی میں بطور مخادم درج کیا گیا تھا۔ انہیں مارشل لا کے ضابطہ ۶۴ کے تحت مالک تصور کیا جائے اور انہیں پیرا ۹ اور ۱۱ دی گئی رعائتوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی جائے۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ جو جاگیردار صرف مالیہ اراضی وصول کرتے تھے اور زمین کے ساتھ ان کا کسی قسم کا تعلق نہیں۔ انہیں کسی قسم کا معاوضہ دیئے بغیر جاگیریں ختم کر دی جائیں اسی طرح ایسے جاگیردار جنہیں مالیہ تفویض کرنے کے علاوہ بلا قیمت مخادم کے حقوق بھی دیئے گئے تھے۔ کے تفویض شدہ حصہ کو ختم کر دیا جائے نیز جاگیردار مخادموں کو مقررہ رقبہ اپنے پاس رکھنے کی اجازت دی جائے اس کا مطلب یہ ہوا کہ فالتو رقبہ کے لئے انہیں معاوضہ نہیں دیا جائیگا۔

جہاں تک مالیہ اراضی تفویض کئے جانے اور رقم ادا کرنے کے بعد مخادموں کے حقوق حاصل کرنیوالے جاگیرداروں کا تعلق ہے۔ ان کے بارے میں فیصلہ کیا گیا کہ جاگیر کا تفویض شدہ حصہ ختم کر دیا جائے۔ اور .... جاگیر کی زمین میں سے جاگیردار اور مخادم مقررہ رقبہ اپنے پاس رکھ سکیں۔

کمیشن نے مزارع کی جو تعریف کی ہے اس کے اعتبار سے مزارع وہ شخص ہے جو مارشل لا کے ضابطہ کے تحت حاصل شدہ رقبہ پر کاشتکارانہ قبضہ رکھتا ہو اور اس کا نام چیف لینڈ کمشنر کی طرف سے مقررہ رجسٹر ایل سی ۹ کے کالم ۶ میں درج ہو۔ زمین کی خرید کے استحقاق میں بھی توسیع کر دی گئی ہے۔ اور یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ کاشتکارانہ قبضہ رکھنے والے مزارع کے علاوہ دیگر اشخاص بھی جنہیں چیف لینڈ کمشنر یا اس کی جانب سے مجاز حاکم ارا اضیات موزوں خیال کریں حاصل کردہ زمین خرید سکیں گے ضابطہ کے پیرا ۲۹ میں آنے والے لفظ "انٹرسٹ" کو لفظ "پرانٹ" سے بدل دیا گیا ہے۔

حاصل شدہ زمین کی قیمت سے متعلق سوال کے تمام پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ حاصل شدہ زمین مزارع کے پاس آٹھ روپے فی انڈکس یونٹ کے حساب سے نقد ادا کریں اور کسی قسط کے بقایا رہ جانے کی صورت میں ان سے آٹھ فی صد سالانہ کے حساب سے جرمانہ وصول کیا جائے

ایسے مزارعین کو جن کے خاندان میں ایک دو تین یا زائد مرد ان کی مدد کرنے والے موجود ہوں۔ گزارہ رقبہ سے دگنا تگنا یا چوگنا رقبہ خریدنے کی بھی اجازت ہوگی بشرطیکہ مزارع ہونے کی حیثیت سے جو رقبہ اس کے پاس موجود ہے۔ وہ اس رقبہ کے برابر یا اس سے زائد نہ ہو جس کا وہ مستحق ہے۔ لیکن اگر مزارع یا اس کے خاندان کے کسی مرد کی ملکیت میں کوئی اور رقبہ موجود ہے تو وہ اس سکیم کے تحت مذکورہ مزارع کے پاس فروخت کئے جانے والے رقبہ سے منہا کر دیا جائے گا۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ رجسٹری اور اسٹامپ وغیرہ پر خرچ ہونے والی رقم مغربی پاکستان لینڈ کمیشن برداشت کرے گا۔ اس مقصد کے لئے حکومت سے استدعا کی جا رہی ہے کہ وہ کمیشن کو ان اخراجات کی برداشت سے مستثنیٰ قرار دے دے۔

پیکن میں بھارتی سفیر سے بدسلوکی

نئی دہلی ۶ اکتوبر۔ مسز لکشمی مینن وزیر خارجہ بھارت نے ہفتے کے دن دہلی میں کہا کہ بھارتی سفیر متعینہ پیکن سے بدسلوکی کی گئی ہے۔ مسز مینن مقامی ہارس کالج کے طلبہ کے اجتماع میں چین اور بھارت کے سرحدی تنازعات کے بارے میں تقریر کر رہی تھیں آپ نے کہا کہ پنڈت نہرو نے مسٹر چو این لائی کے آٹھ ستمبر کے مکتوب کے جواب میں جو خط لکھا ہے وہ چھبیس ستمبر کو بھارتی سفیر متعینہ پیکن تک پہنچا دیا گیا تھا۔ بھارتی سفیر اسے ہر روز لے کر وزارت عظمیٰ جاتا رہا۔ تاکہ وہ مسٹر چو این لائی کو پیش کر سکے۔ لیکن چھبیس ستمبر سے تین اکتوبر تک اسے وزیر اعظم چین سے ملاقات کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ جب بھی سفیر جاتا ہے۔ کوئی جونیئر افسر اس کے سامنے آجاتا ہے جو اسے مطلع کرتا ہے کہ مسٹر چو این لائی بہت مصروف ہیں۔ اور ملاقات نہیں کر سکتے۔ مسز مینن نے چین کے اس طرز عمل پر بے حد افسوس کا اظہار کیا۔ نائب وزیر خارجہ نے بھارتی عوام سے اپیل کی کہ وہ سرحدی معاملات کے بارے میں پریشان نہ ہوں۔ کیونکہ بھارتی فوج سرحدوں کی حفاظت کرنے کی پوری اہلیت رکھتی ہے۔

منگلا ڈیم کی تعمیر پانچ سال میں مکمل کرنے کا پروگرام

اس ماہ کے وسط تک لندن میں قطعی فیصلہ ہونیکی توقع

لاہور ۶ اکتوبر۔ مغربی پاکستان۔ واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (واپڈا) کے ارباب اختیار دریائے جہلم پر منگلا ڈیم کی تعمیر آئندہ پانچ سال میں مکمل کرنے کا پروگرام مرتب کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں قطعی فیصلہ ماہ رواں کے وسط تک لندن میں ہوگا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس مقصد کے لئے غیر ملکی ماہرین مسٹر جے پی گروڈن (امریکہ) مسٹر ایڈورڈ گرونر (سوئٹزرلینڈ) اور مسٹر ڈی مارگن (برطانیہ) کئی دن تک موقعہ کا معائنہ کرنے کے بعد پرسوں لندن چلے گئے تھے اور پروگرام کے مطابق انہوں نے کل سے وہاں منگلا ڈیم کا ڈیزائن تیار کرنے والی برطانوی فرم کے ماہرین سے تبادلہ خیالات شروع کر دیا ہوگا۔

منگلا ڈیم کے پاکستانی چیف انجینئر میجر بشیر خاں اور واپڈا کے ڈپٹی ڈائریکٹر پلاننگ مسٹر منور علی لندن روانہ ہوئے ہیں۔ یہ دونوں اصحاب ۷ اکتوبر سے مذکورہ بات چیت میں شریک ہوں گے۔

واپڈا کے چیئرمین مسٹر غلام فاروق اس مقصد کے لئے اکتوبر کے دوسرے ہفتے میں لندن جائیں گے۔ اور پھر وہاں ڈیم کے ڈیزائن اور اس کی تعمیر کے پروگرام کے بارے میں قطعی فیصلہ ہوگا مسٹر فاروق تقریباً ایک ہفتہ لندن میں قیام کریں گے

ابتدائی منصوبہ کے مطابق دریائے جہلم پر منگلا ڈیم کی تعمیر تقریباً آٹھ سال میں مکمل ہونا تھی۔ مگر اب اسے پانچ سال میں ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ کیونکہ دریاؤں کے پانی کے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو معاہدہ ہونے والا ہے اس کے پیش نظر اس ڈیم کی تعمیر میں زیادہ دیر نہیں ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ ملک میں غذائی قلت کا مسئلہ حل کرنے کے لئے بھی یہ منصوبہ جلدی مکمل ہونا چاہیے۔

اس منصوبہ پر خرچ کا تخمینہ ایک ارب چالیس کروڑ روپے ہے۔ جب اس کی تکمیل ہوگی تو منگلا ہیڈ ورکس سے دو میل بالائی علاقہ میں تقریباً ایک سو مربع میل رقبہ میں جھیل بن گئی جس میں چار کروڑ چھہتر لاکھ ایکڑ فٹ پانی کا ذخیرہ ہوگا۔ اور پھر یہاں سے جہلم اور چناب کی نہروں میں پانی کی مسلسل سپلائی سے تقریباً تین لاکھ ایکڑ فٹ پانی کا ذخیرہ ہوگا۔ اور پھر یہاں سے جہلم اور چناب کی نہروں میں پانی کی مسلسل سپلائی سے تقریباً ۳۰ لاکھ ایکڑ دانتی اراضی زیر کاشت آئے گی اس کے علاوہ یہاں تقریباً تین لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا ہوگی۔

سابق حکومت پنجاب نے یہ عظیم منصوبہ کئی سال قبل منظور کیا تھا اور یہاں تین چار سال سے ابتدائی کام ہو رہا ہے تاہم ابھی تک یہ طے نہیں پایا کہ ڈیم کی تعمیر کا اصل کام کب شروع ہوگا۔ خیال ہے کہ ماہ رواں کے دوسرے ہفتہ میں تعمیر کے پروگرام کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ عالمی بنک کی تحریک پر امریکہ اور بعض دوسرے دوست ممالک نے اس سلسلہ میں ہر ممکن امداد دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ تعمیری پروگرام میں تبدیلی ان ممالک کے مشورہ سے کی جا رہی ہے۔

نئے تمغے ۔ سرکاری اعلان

کراچی ۶ اکتوبر۔ غیر معمولی گزٹ میں صدر پاکستان کا یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ جن لوگوں کو ۱۹۵۸ء کے یوم جمہوریت کے موقعہ پر ذیل کے تمغے دیئے گئے تھے اب ان کے بارے میں یہ تصور کیا جائیگا کہ انہیں حسب ذیل تمغوں کے بالمقابل تحریر شدہ تمغے بھی دیئے گئے ہیں۔

(۱) تمغہ قائداعظم درجہ اول ۔ تمغہ پاکستان
(۲) تمغہ خدمت (سول) درجہ اول ۔ ستارہ خدمت
(۳) تمغہ قائداعظم درجہ دوم ۔ تمغہ قائداعظم
(۴) تمغہ ہمت درجہ اول ۔ ستارہ شوکت
(۵) تمغہ ہمت درجہ دوم ۔ تمغہ شجاعت

...در (بقیہ صفحہ ۲)

قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں ایک ایسی حقانی چمکار دکھا دے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔" (فتح اسلام)

یہ ہم نے صرف بطور نمونہ کے دکھایا ہے ورنہ آپ کی تمام تصانیف اسی دجالی حملہ کے مقابلہ کے لئے سازو سامان سے بھرپور ہیں۔ اس مجمل حوالہ سے ہی صوفی صاحب کو احمدیت پر اس اعتراض کا جواب بھی مل جائے گا کہ احمدیت دوسرے مسلمانوں سے جدا رہ کر کام کرتی ہے بات یہ نہیں ہے۔ اس حوالہ سے ظاہر ہو جائیگا کہ اس وقت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش نظر کوئی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ تمام مسلمان مخاطب ہیں۔ لیکن بات یہ ہوئی کہ ؎

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار
صحرا مگر بہ تنگی چشم حسود تھا

آپ تن تنہا ہی میدان میں نکل آئے ایک جماعت کا آپ کے گرد جمع ہونا لازمی تھا۔ صوفی صاحب تو اس کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں کہ کس طرح ان کی آواز صدا بصحرا ثابت ہو رہی ہے بسیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صوفی صاحب میں یہ فرق ہے کہ آپ نے کسی تریاق کا عراق سے آنے کا انتظار نہیں کیا بلکہ "کہا اور کر دیا" پر عمل کیا۔ صوفی صاحب قیامت تک انتظار کر کے دیکھ لیں۔ آپ کی ہر کوشش ناکامیوں اور مایوسیوں کی حامل ہوگی۔ کرنے والے کر جاتے ہیں اور سوچنے والے سوچتے رہ جاتے ہیں۔ دلآویز خواب دلآویز تو ہوتے ہیں لیکن اگر عمل نہ ہو سکے تو وہ بے معنی ہیں۔

ایک بات جو "فتح اسلام" کے دوسرے حوالے میں صوفی صاحب کو شاید کھٹکے گی وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "دعوےٰ" ہے۔ یہ دعوےٰ دراصل صوفی صاحب کے محولہ بالا حوالے کی آخری عبارت کا جواب ہے جیسا کہ صوفی صاحب نے آگے واضح فرمایا ہے کہ:۔

"ٹھیک اس مقام اور موقف کو سامنے رکھ کر عالم اسلام اور امت اسلام کے محض ادعائی سلوگن کی عملی و اقتصادی معنویت مقرر کرنے کی آج ضرورت ہے۔ معین اور عالمگیر نصب العین سے بندھے ہوئے ایک عالمگیر پروگرام کی آج امت کو اس درجہ ضرورت ہے کہ پچھلی تاریخ میں اس کی مثال بھی ملنی مشکل ہے۔ اس صدی سے پہلے ہمارا فرض صرف نصب العین کے اثبات کے رنگ میں تھا جس کے معنی یہ ہیں کہ چونکہ یہ امت "کافۃ الناس" کو دین واحد پر لانے کے لئے مامور ہے۔ لہذا اسے ایسا کرنا لازمی ہے۔ مگر آج صرف اپنی بقا کے لئے بھی امت ایسا کرنے پر مجبور محض ہے ورنہ عالمگیر لوگ کے مبلغ اور نمائندے امت کے گاؤں گاؤں۔ شہر شہر اور ملک ملک سے گذر کر اس کے ہر گھر میں گھس آئے ہیں۔ اس اصل دشمن اعظم کے علاوہ آزاد ایشیا و افریقہ میں کہ جو آج تک امت کا عمل تنظیمی میدان ہے دینی صفوں میں عملی انتشار پیدا کرنے کے لئے اور بھی دوسرے درجہ کے کئی کفر ہیں جس کا صحیح اندرونی تجزیہ بھی سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔" (نوائے وقت ۲۶ ستمبر ۵۹ء)

یعنی صوفی صاحب تبلیغ اشاعت دین کی تاریخ میں ایک عظیم "موڑ" کے متمنی ہیں۔ یہ درست ہے دنیا کے موجودہ حالات اسلامی دعوت کے ایک نئے دور کے متقاضی ہیں۔ الٰہی پروگرام میں اس نئے دور کے آغاز کو مسیح موعود علیہ السلام اور الامام المہدی کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہوا ہے۔ غور تو فرمائیے! اتنا عظیم کام محض ہماشما کی خوش خیالیوں سے سرانجام پا سکتا ہے۔ اگر صوفی صاحب الٰہی پروگرام کو نہ تسلیم کریں تو اس میں احمدیوں کا کیا قصور ہے۔ ہم اپنا کام کئے جائیں گے۔

(باقی پھر)

دعویداروں کو عبوری نقد امداد دینے کا سلسلہ بند کر دیا گیا

چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی طرف سے حکومت کے فیصلہ کا اعلان

لاہور ۷؍ اکتوبر:۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر سید ہاشم رضا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دعاوی کی بنا پر عبوری نقد امداد دینے کا سلسلہ فوراً بند کر دیا جائے۔ یہ نقد امداد بیواؤں۔ یتیموں، بوڑھوں اور معذور دعویداروں کو ان کے دعاوی کی مالیت کے پندرہ فیصد اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ ہزار روپے تک دی جاتی رہی ہے۔

یہ فیصلہ ایک سابقہ ہدایت کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ یاد رہے اس سے قبل چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے مغربی پاکستان اور کراچی کے تمام ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کو یہ ہدایت جاری کی تھی کہ وہ دعاوی کا تصفیہ کرتے وقت بیواؤں، یتیموں، بوڑھوں اور معذور افراد کے معاملات کو فوقیت دیں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے "بعض قسم کے دعویداروں کو عبوری نقد امداد کی ادائیگی بند کر دینے کے فیصلہ کے بعد لاہور اور کراچی میں آبادکاری کا محکمہ اس سلسلہ میں آئندہ کسی درخواست کو وصول نہیں کریگا۔ البتہ جو درخواستیں پہلے موصول ہو چکی ہیں۔ ان پر سابقہ ہدایات کے مطابق کارروائی ہوتی رہے گی۔ تمام زیر غور معاملات کا ۱۵؍ اکتوبر تک فیصلہ ہو جائیگا"۔

مغربی پاکستان اور کراچی میں نقد عبوری امداد کے طور پر اب تک تقریباً اڑتالیس لاکھ روپے کی رقم تقسیم ہو چکی ہے۔

سرکاری اعلان میں کہا گیا جو دعویدار عبوری معاوضہ حاصل کر چکے ہیں انہیں اپنے مفاد کے پیش نظر یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ متعلقہ ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنروں کو بتا دیں کہ انہیں اب تک کتنی رقم مل چکی ہے تاکہ ایسی رقوم کا ان کی معاوضہ کی کتابوں میں اندراج ہو سکے۔ اگر یہ دعویدار پہلے ہی فارم "آے" میں یہ کوائف بیان کر چکے ہیں تو انہیں اس سلسلہ میں ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنروں کی طرف دوبارہ رجوع کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر معاوضہ کی کتابیں عبوری امداد کی مالیت کے اندراج کے بغیر ہی جاری کی جا چکی ہیں تو دعویدار متعلقہ ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنروں کے پاس اپنی معاوضہ کی کتابیں لے جائیں۔ تاکہ ان کتابوں میں ضروری اندراجات کئے جا سکیں۔ متعلقہ افراد کو یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ ایسی معلومات چھپانے پر قانون کے تحت سزا دی جا سکے گی۔

بقیہ صفحہ اول

کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیت اور پاکستان کے اس قابل فخر فرزند کو دنیائے انسانیت کی پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مزید دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور دنیائے سائنس کا اعلیٰ ترین منصب اور اعزاز آپ کے حصے میں آئے۔ آمین اللھم آمین۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو ہمیشہ اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ربوہ کے اطفال کا ایک اہم جلسہ

مورخہ ۸؍ اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ربوہ کے اطفال الاحمدیہ کا ایک اہم جلسہ زیر صدارت مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول منعقد ہوگا۔ جمیں دیگر تقاریر کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایک خاص پیغام بھی پڑھ کر سنایا جائیگا جو آپ نے اسی جلسہ کیلئے ارسال فرمایا ہے۔

ربوہ کے جملہ محلہ جات کے مربی صاحبان کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے محلہ کے تمام بچوں کو وقت مقررہ پر اپنی نگرانی میں جلسہ میں لائیں۔

بزرگان سلسلہ و احباب سے بھی درخواست ہے کہ اس جلسہ میں شریک ہو کر بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں

(مہتمم اطفال)

درخواست دعا: میرے نانا جان ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب آف قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام میں سے ہیں۔ احباب کی خدمت میں آپ کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار